

شعور کے زلزلے اور یقین کے دردِ زہ کے درمیان: دنیا ایک نئے نظام کی دہلیز پر

از: استاد عبدو الدالی

(ترجمہ)

اسی کی دہائی کے ڈیڑھ عشرے کے دوران دنیا نے جو کچھ دیکھا وہ محض چند عارضی سیاسی یا فوجی تحریکیں نہیں تھیں۔ بلکہ یہ ایک ایسا زلزلہ ہے جس نے ان پرانے تصورات اور خیالات کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے جو دہائیوں سے لوگوں کے ذہنوں میں راسخ تھے۔ آج ہم اجتماعی شعور کی ایک بڑی درستی کے عمل سے گزر رہے ہیں، جہاں خوفزدہ کرنے کے وہ اوزار جنہیں استبدادی حکومتوں نے خود غرضی اور خوف کی اقدار کے ذریعے عوام کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کی تھی، اب وہ گر چکے ہیں اور ان کی جگہ عوام کی آزادی اور وقار کی فطری تڑپ نے لے لی ہے۔

عوامی حمایتی پلیٹ فارم: ایک ناقابلِ تسخیر ڈھال

آج ہم جس افسانوی ثابت قدمی کا مشاہدہ کر رہے ہیں اس کا راز عوامی حمایت میں پوشیدہ ہے۔ وہ مضبوط بنیاد جو اب صرف آزادی کے منصوبوں کی حامی نہیں رہی، بلکہ خود آغاز اور انجام بن چکی ہے۔ تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک باشعور عوامی پلیٹ فارم ہی استقامت کی اصل تجربہ گاہ ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ماں کس طرح اپنے بیٹے کو صبر کے ساتھ رخصت کرتی ہے، اور وہ معاشرہ جو بھاری قیمت چکانے کے باوجود مزاحمت کے راستے کو اپنائے ہوئے ہے۔ اس عوامی بنیاد نے عربی ضرب المثل "العین لا تقاوم المخرز" (آنکھ سوئی کا مقابلہ نہیں کر سکتی) کے افسانے کو چکنا چور کر دیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور طاقتور کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ اس عوامی قوت نے نفسیاتی شکست کو انقلابی جوش و خروش میں بدل دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ ظلم اور غلامی کے نظاموں کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے عوامی حمایت ہی واحد ضمانت ہے۔

"ہوا" کا زوال اور اکتوبر کا زلزلہ

آپریشن طوفان اقصیٰ ایک ایسے فیصلہ کن موڑ کے طور پر سامنے آیا جس نے پرانی تاریخ کا دروازہ بند کر دیا اور ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ برسوں سے بین الاقوامی پروپیگنڈے نے یہودی وجود اور اس کے پیچھے کھڑی عالمی طاقتوں کو ایک ناقابلِ تسخیر قوت کے طور پر پیش کیا تھا، لیکن اکتوبر 2023 کے واقعات اور ان کے بعد کے حالات نے ان طاقتوں کی اسٹریٹجک خامیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔

اب گفتگو کا رخ عالمی غلبے سے ہٹ کر محض وجود کی بقا تک آ پہنچا ہے، اور ناقابلِ شکست ہونے کا وہ نفسیاتی رعب غزہ کی گلیوں اور یقین کی دیواروں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا ہے۔ وہ فوجی 'ہوا' جو کل تک ہمیں خوفزدہ کرتا تھا، آج امریکہ کی بے بسی اور یہودی وجود کی کمزوری پر مبنی تجزیوں کا موضوع بن چکا ہے۔ شام کے علاقے نوا میں جبیلیہ کے جنگلات اور بیت جن کی لڑائیوں سے لے کر غزہ کی داستانِ شجاعت تک، ان سب نے ایک ایسی ناقابلِ تردید حقیقت کی تصدیق کر دی ہے کہ مادی طاقت، خواہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو، اس فعال قائد کے عزم و ارادے کے سامنے ہیچ ہے جو پختہ یقین اور نظریے سے سرشار ہو۔

مشکل دردِ زہ اور ایک نئے نظام کی پیدائش

آج یہ خطہ محض کسی بحران سے نہیں گزر رہا، بلکہ یہ ایک نئے بین الاقوامی نظام کے دردِ زہ کی کیفیت میں ہے جو تاریخ کے دھارے کو ایک نئی شکل دے گا۔ طوفان اقصیٰ کے بعد کی دنیا اس سے یکسر مختلف ہے جو اس سے پہلے تھی۔ تخت و تاج کے استحکام یا سیکیورٹی کے نازک توازن پر لگائے گئے پرانے داؤ اب سراسر خسارے کا سودا ثابت ہو چکے ہیں۔

آج ہمارے سامنے دو اور صرف دو ہی راستے ہیں: یا تو وہ توسیع پسندی جو عوام کا عزم ٹوٹنے کی صورت میں نیل سے فرات تک پورے خطے کو نگل جانے کے خواب دیکھتی ہے، یا پھر آزادی کی وہ سحر، جہاں آج غزہ اور شام وہ

میزان (ترازو) بنے ہوئے ہیں جو مستقبل کے نقشے کے خدوخال طے کریں گے اور ان تمام مصنوعی وجودوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے جن کی نہ کوئی جڑیں ہیں اور نہ کوئی اصول۔

حاصلِ کلام: اتحاد کا فطری تناظر

شام اور اس کے انقلاب کا غزہ کی شجاعت و بہادری کے ساتھ یہ ملاپ اس امت کی ایک فطری حالت ہے جس کی تصویر کشی اللہ کے رسول ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے:

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى» "مؤمنین کی مثال ان کی باہمی محبت، رحم دلی اور ہمدردی میں ایک جسم کی سی ہے۔ جب جسم کے کسی ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کے ذریعے اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

یہ عوامی ابھار اور بڑھتا ہوا شعور دراصل اپنی شناخت کی بازیابی کا ایک فطری عمل ہے، اور اس کی مخالفت کرنا ایک ایسا خسارے کا سودا ہے جو ایسا کرنے والوں کو دشمن کے کیمپ میں لا کھڑا کرتا ہے۔

یہ خطہ ایک عظیم نو-پیدائش (دوبارہ جنم لینے) کے لیے تیار ہو رہا ہے، اور اپنے عظیم مقاصد کا حصول اب پہلے سے کہیں زیادہ قریب ہے۔ جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ 'ہوا' (خوف کا بت) اب بھی ڈراؤنا ہے، وہ دراصل ایک ایسی پرانی کتاب پڑھ رہا ہے جس کے صفحات عوامی ارادے کی تپش اور میدانِ عمل کے ٹکرائوں نے جلا کر راکھ کر دیے ہیں۔ عوام نے اپنی اصل فطرت کو دوبارہ پال لیا ہے، اور اب یہ محض وقت کی بات ہے کہ مکمل آزادی (تحریر) حاصل ہو جائے، اور ایک نئی تاریخ عزت و وقار کی سیاہی سے لکھی جائے، ایک ایسی تاریخ جس کی بنیاد ایک نظریاتی ریاست پر ہوگی جو صحیح معنوں میں لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرے گی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ یہ وہ ریاست ہوگی جو لوگوں کو انسانوں کی بندگی سے نکال کر انسانوں کے رب کی عبادت کی طرف لے جائے گی، اور لوگوں کو ہوس پرست استعمار کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور اور اس کی رحمت کی طرف لے جائے گی۔ یہ 'منہج نبوت پر دوسری خلافتِ راشدہ' ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے جلد قائم ہونے والی ہے۔ دشمن اور ان کے ایجنٹ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور اس کی واپسی کو روکنے کی تگ و دو کر رہے ہیں، جبکہ ہمیں اس پر کامل یقین ہے اور ہمیں اللہ عزوجل کے وعدے کی تائید حاصل ہے، اور اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا، اور ہمیں اس کے رسول ﷺ کی دی ہوئی خوشخبریوں پر پورا بھروسہ ہے۔

ولایہ شام میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن